[بخاری مع الفتح ۱۳/ ۵۱۰ ح: ۷۵۲۷] ''جوشخص اچھی آواز سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے'' نیز فرمایا ''**ما أذن الله لشيء ماأذن لنبي يتغنّى با لقرآن**'' [بخاری مع الفتح ۸/ ۶۸۵ ح:۵۰۲۳، مسلم ۶/ ۷۸] ''اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنی خوشی سے نہیں سنتے جتنا کسی پیغمبر کی تلاوت کلام الٰہی کو پسند کر کے سنتے ہیں جو کہ (حتی الامکان) اچھی آواز سے قرآن کو پڑھتا ہے۔''

۵۔ دکھاوے اور کسی کو سنا کر شہرت پانے کی خواہش ہو☆، یا کسی کی نماز میں خلل اندازی کا خطرہ ہو تو آہستہ تلاوت کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے''**الجاهر بالقرآن كا لجاهر بالصدقة والمسربالقرآن كالمسر بالصدقة**''[الترمذی ۵/ ۱۶۵] بلند آواز سے تلاوت کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو کھلم کھلا صدقہ خیرات کرتا ہے اور سراً تلاوت کرنے والا پوشیدہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔''

۶۔ معانی ومفاہیم پر غور وتدبر کے ساتھ تلاوت کرے، تعظیم ملحوظ رکھے، حضور قلب کے ساتھ پڑھے اور معانی واسرار پر پوری توجہ دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿**كتاب انزلناه إليک مبارک ليدّبّروا اٰياته وليتذكر اولوا الألباب**﴾ [ص:۲۹] یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' نیز فرمایا ﴿**أفلا يتدبرون القراٰن أم علٰى قلوب اقفالها**﴾ [محمد : ۲۴] ''کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں؟!''

۷۔ تلاوت کے وقت غفلت واعراض کرنے اور اس کے احکام کی مخالفت کرنے والا نہ بنیں کہ کہیں خود ہی اس کی لعنت کا مستحق نہ بن جائیں۔ مثلاً جب ایک انسان پڑھتا ہے ﴿**ألا لعنةُ الله علٰى الظالمين ۞**﴾ [هود : ۱۸] خبردار اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے۔ نیز ﴿ **لعنت الله علٰى الكاذبين ۞** ﴾ [آل عمران : ۶۱] ''اللہ کی لعنت جھوٹے لوگوں پر'' اگر پڑھنے والا خو ظالم اور جھوٹا ہو تو یہ لعنت اسی پر واقع ہوگی۔

۸۔ تلاوت کرتے وقت پوری کوشش ہو کہ اللہ والوں کی صفات اپنے اندر طاری یا اپنے اوپر پیدا ہو جائیں اور انہیں کی علامتیں چہرے اور جسم میں نظر آئیں۔

------ ------------------------

☆ یہ ''خواہش'' ریاکاری ہے۔ اسے نیت کی تجدید اور تصحیح کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کسی کو اپنی تلاوت دوسروں کو پسند آکر اس کے لیے ریاکاری کا ذریعہ بننے کا ''اندیشہ'' ہو تو اسے تلاوت سراً ہی کرنا چاہئے۔ (ابو محمد)

قرارداد مرکزی مجلس عاملہ جماعت اسلامی پاکستان

جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس 16 جولائی 2009ء کو امیر جماعت اسلامی سید منور حسن صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی قابض فوج کے ظلم اور ٹارچر کی نئی لہر کی شدید مذمت کی گئی اور کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کی بھرپور تائید کا اعادہ کیا گیا۔ مرکزی مجلس عاملہ نے شرم الشیخ میں وزیراعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی اور بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ کے ملاقات میں مسئلہ کشمیر کو نظرانداز کرنے اور مذکرات کے لیے ایجنڈے کی کسی ترجیح میں بھی کور ایشو کو شامل نہ کرنے پر سخت احتجاج کیا گیا اور اسے پاکستانی حکومت کی سنگدلی قرار دیتے ہوئے کہا کہ جمہوری حکومت فوجی آمریت کے دور میں کشمیر پالیسی پر یوٹرن کے راستہ پر ہی گامزن ہے۔

اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات کی کشیدگی کی وجہ کشمیر پر تنازعہ ہے۔ تعلقات کی بہتری اور پائیداری مسئلے کے حل سے وابستہ ہے۔ دونوں کے مذکرات کا کور ایشو تنازعہ کشمیر ہے۔ لیکن پاکستانی حکومت اگر محض مذکرات کی بحالی کے لیے عالمی اور بھارتی غیر منصفانہ دباؤ کے سامنے جھک کر مسئلہ کشمیر حل سے دستبردار ہو جائے تو یہ اسلامیان پاکستان کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ اسی لئے دونوں ممالک کے وزرائے اعظم کی ملاقات کے بعد جاری کردہ مشترکہ اعلامیہ مایوس کن اور اصل مسائل پر فوکس کرنے سے انحراف کا اعلان ہے۔ ازسرنو یہ منظر واضح ہے کہ مذکرات کی بحالی کے باوجود نتیجہ صفر ہی ہوگا۔

مجلس عاملہ کا اجلاس اس امر پر بھی تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ بھارت پاکستان میں دہشت گردی اور تخریب کاری کے لیے افغانستان میں سفارتی قونصل خانوں کے نام پر متعدد تخریبی مراکز قائم کر چکا ہے، امریکی اشیر باد کے ساتھ عدم استحکام کا شکار کیا جا رہا ہے لیکن حکومت پاکستان مؤثر احتجاج اور اپنا کیس عالمی سطح پر اجاگر کرنے میں ناکام ہے۔ خطہ میں امن اور حالات کی بہتری اسی صورت میں آئے گی کہ پاکستان اصولی موقف پر قائم رہے اور بھارتی غیر اصولی اور غیر منصفانہ رویہ ترک کرے۔ عالمی قوتوں کو یہ امر تسلیم کرنا چاہئے کہ ایک کروڑ 20 لاکھ کشمیریوں کو ان کے آزادی جیسے بنیادی حق سے محروم کرنے کا عالمی رویہ ظالمانہ اور غیر انسانی ہے۔

1۔ پاک بھارت مذاکرات کا مرکز ومحور کور ایشو مسئلہ کشمیر ہی کو قرار دیا جائے۔